روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۲ | ہفتہ ۱۹- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۴- فتح ۱۳۷۲ ہش ۴- دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم، رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے (۔۔۔) ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنادیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل ذکر فرض "عبادت" ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے سب اجتماعات کو اپنے ذکر کی آماجگاہ بنادے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۶- نومبر ۱۹۹۳ء کا خلاصہ جو حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن = ۲۶/ نومبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ سب سے اعلیٰ اور افضل ذکر "عبادت" ہے اگر یہ نہ ہو تو اور کسی ذکر کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے موضوع پر مختلف طرز فکر کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ذکر کا ایک لازمی حصہ دعا ہے جو ذکر الٰہی میں حقیقی رنگ میں ڈوب جاتا ہے وہ رحمٰن خدا کا ایسا بندہ بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس کی تمام ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات بیت الفضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمائے جو چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب اجتماعات کو اپنے ذکر کی آماجگاہ بنادے۔ ساری مجالس ذکر اللہ کی مجالس بن جائیں اور آئندہ کے لئے بھی خالص اللہ کے ذکر کے لئے مخصوص ہو جائیں۔ اللہ کا سب سے اہم ذکر "عبادت" ہے۔ سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل ذکر یہی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو اور کسی ذکر کی کوئی اہمیت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ خطبے میں تین اجتماعات کا ذکر نہیں ہو سکا تھا وہ مجالس انصار اللہ ضلع سکھر، ضلع قصور اور ساہیوال کے سالانہ اجتماعات ہیں۔

اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن ذیلی تنظیموں کے تازہ اجتماعات کا ذکر فرمایا وہ یہ ہیں۔ مجلس انصار اللہ ضلع مظفر گڑھ، مجلس انصار اللہ ہمبرگ کا ریجنل سالانہ اجتماع، مجلس انصار اللہ سری لنکا کا سالانہ اجتماع، اور مانچسٹر میں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا گیا تھا کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ اس سے بعض صوفیاء نے یہ مطلب اخذ کر لیا کہ فرض "عبادت" کے مقابلے پر اللہ کا ذکر بڑا ہے۔ یہ بات درست نہیں۔ یہاں پر ذکر ہی "عبادت" کا ہو رہا ہے۔ یہاں "عبادت" کے فوائد کا ذکر ہو رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ "عبادت" فواحش اور منکرات سے روکتی ہے۔ یہاں یہ بتانے کے بعد کہ ان باتوں سے تو "عبادت" روکتی ہے یہ بتایا گیا ہے سب سے افضل چیز جو عبادت عطا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ذکر عطا کرتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ یہاں پر وہی بات بیان ہوئی ہے کہ سب سے پہلے تبتل الی اللہ اختیار کیا جائے پھر ذکر ہوتا ہے۔ "عبادت" پہلے پاک صاف کرتی ہے۔ زنگ دھوتی ہے۔ تب ذکر اللہ نصیب ہوتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے اس پر غور کریں۔ جیسے قلعی گر پہلے تیزاب سے برتنوں کے گند دور کرتا ہے پھر اسے قلعی سے چمکا دیتا ہے۔ اگر "عبادت" کے دوران دل کا تعلق بے ہودہ باتوں سے ہو تو ذکر الٰہی کیسے کیا جا سکتا ہے؟ چند فقرے بولنے کے بعد دل میں اپنے پیاروں کا خیال آنے لگ جائے، کسی کاروبار یا تجارت کا، یا ٹی وی کے کسی پروگرام کا کھیلوں وغیرہ کا ذکر آنے لگ جائے تو ذکر الٰہی کا کہاں سے موقع ملے گا۔ ان ساری چیزوں کا دور کرنا "عبادت" کی تیاری کے لئے ہے۔ جب یہ ماحول قائم ہو گا۔ تو "عبادت" ادا ہو سکے گی ورنہ "عبادت" کا مطلب عارضی طور پر دنیا سے چھٹی لینا رہ جاتا ہے۔ ادھر سلام پھیرا اور ادھر خدا کو سلام کہہ دیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے "عبادت" کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے کہ زندگی کا لمحہ لمحہ خدا تعالیٰ کی یاد سے معمور ہو جائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لغت سے ذکر کا مطلب بیان فرمایا اور پھر صوفیاء اور بزرگان کے حوالے سے ذکر اللہ کے بارے میں مختلف نظریات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض ایسے صوفیاء بھی ہوئے جو ذکر کے مفہوم کو پوری طرح نہیں سمجھے اور رسم و رواج کی پابندی کے نام پر ذکر کا حلیہ بگاڑ دیا۔ حضور نے فرمایا بعض لوگوں نے ذکر کو آسان بنانے کے لئے بعض تراکیب وضع کیں غالباً ان کے ذہن میں بعض ایسے نو مسلم تھے جن کے لئے ابتداء میں "عبادت" مشکل تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ انہوں نے "عبادت" سے روکا تو ہرگز نہیں ہو گا۔ یہ میں نہیں مان سکتا۔ بلکہ "عبادت" کا چسکا ڈالنے کے لئے ذکر کا طریق خاص طریق سے جاری کیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف صوفی فرقوں چشتیہ، چشتیہ نظامیہ، نقشبندیہ قادری فرقہ، سہروردیہ فرقہ، آغا خانی (اسماعیلی)، ذکری فرقہ، اصحاب روحانیات وغیرہ فرقوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان میں کس کس طرح ذکر کا رواج موجود ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر کا ایک لازمی حصہ دعا ہے۔ جو ذکر الٰہی میں حقیقی رنگ میں ڈوب جاتا ہے وہ رحمٰن خدا کا ایسا بندہ بن جاتا ہے کہ اگر وہ خدا سے نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا خود ہی کفیل بن جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پیار کے رنگ میں اللہ کے ذکر کے معنی میں دعا کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ دعا کا مطلب مانگنا ہی نہیں پکارنا بھی ہے اور یہ سب سے اعلیٰ معنی ہے۔ دعا کو ہی اللہ کا ذکر قرار دیا گیا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

ایک ضروری تصحیح

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ ۷- نومبر ۱۹۹۳ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے اس میں ص ۵ پر جہاں نیا پیرا شروع ہوتا ہے یہ سطر شائع ہوئی ہے۔

"دیکھو عربوں میں بھی تو کتنی لمبی ظلم و ستم کی داستانیں رائج تھیں۔ ایسی جنگیں تھیں جو دو دو سال تک لڑی گئیں"۔

"دو دو سال" کی بجائے "دو دو سو سال" پڑھا جائے۔ قارئین کرام اپنے پرچوں میں اس کی تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۴ / فتح ۷۲ / ۱۳ ہش ۴ / دسمبر ۱۹۹۳ء

دوا اور دعا

دعا اور دوا دونو لازمی ہیں۔ اور دوا سے مراد صرف بیماری کے لئے استعمال کی جانے والی دوا نہیں بلکہ وہ تمام عوامل جو کسی بھی مشکل کے وقت کام میں لائے جاسکتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی سی کوشش کرے اور اس کے ساتھ دعا بھی کرے۔ مختلف عوامل کا استعمال تو انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ مختلف الخیال لوگ اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ جب بھی کسی کو کوئی کام آپڑتا ہے یا مشکل کا سامنا ہوتا ہے تو فطری طور پر ہر انسان ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ جہاں سے مدد مل سکتی ہے لینے کی کوشش کرتا ہے اپنے بس میں بھی جو کچھ ہوتا ہے وہ کرتا ہے۔ اس کا نہ عقیدہ سے تعلق ہے نہ مسلک سے۔ یہ انسانی فطرت ہے اور اس سے گریز ممکن نہیں۔ نہ صرف یہ کہ گریز ممکن نہیں بلکہ گریز مناسب بھی نہیں۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ اسباب کے استعمال کا نتیجہ لازمی طور پر ہمارے حق میں تو نہیں ہوگا۔ کامیابی بھی ہوسکتی ہے اور ناکامی بھی۔ اس لئے وہ جس کے تصرف میں سب اسباب ہیں اور جو اسباب کے استعمال کا نتیجہ پیدا کرتا ہے جو کامیاب بھی کرسکتا ہے اور ناکام بھی۔ اس کی طرف توجہ کا مبذول کرنا نہایت ضروری ہے۔ یہ انسان کی سعادت ہے کہ مشکل کے وقت۔ یا ضرورت کے وقت۔ وہ اپنی سی کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف بھی متوجہ ہو۔ اکثر اوقات مصیبت کے وقت ہی انسان ایسی جگہوں پر بھی ہاتھ مارتا ہے جو ناجائز ہیں۔ جن کی طرف اسے ہرگز ہرگز رخ نہیں کرنا چاہئے۔ ان سے مرادیں مانگنے لگتا ہے: جو خود اپنی مرادیں حاصل نہ کرسکے۔ ان کے آگے جھکتا ہے جو خود اس کے لئے مسخر کئے گئے ہیں۔ کمزور کو توانا سمجھتا ہے اور بے جان کو جاندار۔ مصیبت اس کی سوچ بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب اسے ہوش مندی سے کام لینا چاہئے۔ اس کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کو اپنا سہارا بنانا چاہئے۔ اس سے مانگنا چاہئے۔ اسی سے لینا چاہئے۔ لیکن اس سے مانگتے ہوئے اور اس سے لیتے ہوئے اس کے حکم کے ماتحت اپنی سی کوشش بھی ضرور کرنی چاہئے۔

گویا دوا بھی اور دعا بھی

سب کچھ ہے ترے ہاتھ میں تُو دے تو ملے گا
میں سینا بھی چاہوں تو یہ دامن نہ سلے گا
ہلکی سی ہوا بھی تو ہلا دیتی ہے پتّہ
اور تُو جو نہ چاہے تو یہ ہرگز نہ ہلے گا

ابو الاقبال

نظر، نظر سے ملی دل پکار اٹھا کہ نہیں
نہیں خبر مجھے اُس وقت ہوش تھا کہ نہیں

پھر آرزوؤں کی بستی میں قافلے آئے
درِ فسونِ تمنا ابھی کھلا کہ نہیں

نئے سفر ہیں نئے راہرو، نئی راہیں
نئے زمین و زماں کی ہے ابتدا، کہ نہیں

تری تلاش میں ہم خود سے آشنا نہ رہے
ابھی ہوئی ہے مُحبت کی انتہا کہ نہیں

ترے وصال کے رستوں میں ہم خرد سے ملے
جنوں نے دل سے کہا ہے وہی فضا کہ نہیں

غالب احمد

قرارداد تعزیت

○ ممبران قضاء بورڈ مرکزیہ کا یہ خصوصی اجلاس مایہ ناز وکیل انتہائی مخلص اور فدائی خادم سلسلہ احمدیہ مکرم و محترم چوہدری عبد الوحید سلیم صاحب لاہور کی وفات پر آپ کے اہل و عیال اور دیگر عزیز و اقارب سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

آپ بے حد ذہین اور نامور ماہر قانون اور سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ تھے۔ جماعت کے تمام اہم مقدمات جو گذشتہ ۱۹ سال سے ملک کی مختلف عدالتوں میں زیر سماعت آئے۔ مکرم چوہدری صاحب کو ان مقدمات کی پیروی میں گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نے بہت محنت اور لگن سے ان مقدمات کی پیروی کی۔ جماعت کے کسی ادارے کو جب بھی کوئی قانونی مشکل پیش آئی تو انہوں نے اپنا کام چھوڑ کر سلسلہ کے کام کو ترجیح دی۔ اپنا ماہرانہ مشورہ دیا اور بوقت ضرورت پیروی بھی کی۔ جب بھی کوئی کام جماعت کی طرف سے آپ کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے اپنا فرض انتہائی خلوص، محنت اور خوشدلی سے سرانجام دیا۔

گذشتہ چار سال سے مکرم چوہدری صاحب موصوف مرکزی قضاء بورڈ کے ممبر تھے۔ اور اس عرصہ میں باقاعدگی سے بورڈ کے ہر مقررہ اجلاس میں شریک ہوتے رہے۔ اپنے علم اور خداداد قابلیت سے بڑے بڑے پیچیدہ مقدمات کے فیصلے کئے۔ آپ کا ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ فریقین کو بڑے تحمل، بردباری اور متانت سے سنتے۔

مکرم چوہدری صاحب کی ناگہانی وفات سے جماعت کے ماہرین قانون میں ایک خلاء پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کمی کو اپنے فضل سے پورا کرے۔ اور چوہدری صاحب موصوف کو اعلیٰ درجات سے نوازے۔ اور آپ کے جملہ پسماندگان کو اپنی عافیت و پناہ میں رکھے۔

عبد الرحمان
(صدر بورڈ قضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

نفس کی پاکیزگی اور طہارت

انسان کو پاکیزگی نفس اور طہارت قلب کس طرح میسر ہو سکتی ہے اور کون سے ذرائع ہیں کہ انسان بلوغت کو پہنچ کر گناہ کو اپنے سے دور رکھے اور نیکی حاصل کر سکے۔ حضور فرماتے ہیں اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں انسانی طبائع مختلف قسم کی ہیں۔ کوئی ادنیٰ ہے اور کوئی اعلیٰ اس وجہ سے تمام فطرتوں کے لئے ایک قانون جاری نہیں ہو سکتا اور نہ ایک قسم کا علاج سب کے لئے مفید ہو سکتا ہے دنیا میں ہی دیکھا جائے تو ایک ہی بیماری کا سب کے لئے ایک علاج مفید نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے نزلہ ہوتا ہے تو ایک بیمار ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ قہوہ پی لے تو دو گھنٹہ میں اس کا نزلہ ہٹ جاتا ہے۔ اور کوئی دہی میں میٹھا ملا کر پی لے تو اس سے اس کا نزلہ جاتا رہتا ہے۔ مگر کئی انسان ایسے ہوتے ہیں کہ کئی دن میں علاج کرانے کے بعد اچھے ہوتے ہیں۔ کئی ایسے ہوتے ہیں کہ حکیموں سے مشورہ لینے کی انہیں ضرورت پڑتی ہے۔ اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی بیماری کے متعلق ڈاکٹروں کی عقلیں چکر میں آجاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے یہی کہ مختلف لوگوں کو مختلف قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور ان کو مختلف قسم کے علاج سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہی حال دیگر امور میں بھی ہے۔ اور چونکہ انسانی قوتوں کے تفاوت کا انکار کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علاج کے وقت لوگوں کے تفاوت اور استعدادوں کے اختلاف کو مدنظر رکھیں۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں گناہوں سے بچنے کا طریق بھی بیان کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس فطرت کو لیتا ہوں۔ جو زنگ سے بالکل پاک ہوتی ہے۔ اور جس میں طاقت ہوتی ہے کہ عقل سے کام لے سکے اور اعمال کو جاری رکھ سکے۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دین حق میں پاکیزگی اس کا نام نہیں کہ زبان پر اچھی باتیں ہوں یا اعمال اچھے ہوں۔ بلکہ دین حق میں اصل دل کی پاکیزگی ہے۔ جو انسان دل کا پاک نہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک پاک نہیں ہے۔ ایک شخص قطعاً کوئی گناہ نہ کرے۔ مگر اس کے دل میں گناہ اور برائی سے الفت ہو اور گناہ کے ذکر میں اسے لذت محسوس ہو تو وہ نیک اور پاک نہیں کہلا سکے گا۔ جب تک اس کے دل میں بھی یہ بات نہ ہو کہ گناہ میں ملوث نہ ہو۔ اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آتا ہے۔ مگر گالی نہیں دیتے۔ لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے۔ ایسے لوگ کے متعلق ہم یہ نہ کہیں گے وہ پاکیزہ ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس دین حق میں پاکیزگی دل کی ہے۔ اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں۔ جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو دل کی حالت ہو وہ محاسبہ کے نیچے آتی ہے۔ خواہ تم دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نقطہ بیان فرمایا کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں۔ اصلی چیز دلی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا۔ فرماتا ہے تم دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ یعنی تم اعمال گندے نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب اعمال بجالاؤ۔ مگر نفس کو پاک کرو۔ کیونکہ جس کے قلب میں برائی ہوگی وہ پکڑا جائے گا۔ یہ بات سمجھانے کے بعد کہ اصل نیکی دل کی پاکیزگی ہے اب میں یہ بتاتا ہوں جس فطرت پر زنگ نہ ہو اس کے لئے گناہوں سے بچنے کے لئے تین راستے ہیں۔ ا۔ یہ کہ اسے بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو خواہ دل ایک شخص کو کہتا ہو کہ نیکی کرو لیکن اگر نیکی کا پتہ ہی نہ ہو تو کیا کرے گا اسی طرح دل خواہ اسے برائی سے باز رہنے کی تحریک کرتا ہو لیکن اسے یہ علم ہی نہ ہو کہ فلاں فعل کا ارتکاب برائی ہے تو اس سے کس طرح بچ سکے گا۔ پس ضروری ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ اس نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ خالی کسی فعل کے کرنے یا کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کی استعداد کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی شخص کی خواہش ہو کہ وہ اپنے دوست کو خوش کرے۔ مگر وہ دوست بتاتا نہیں کہ کس طرح خوش ہو سکتا ہے۔ تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔

۲۔ اسے معلوم ہو کہ بدیوں سے اجتناب اور نیکیوں پر عمل کرنے کے مواقع کیا کیا ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ نوکر کو کہیں فلاں اسباب اٹھا کر اندر رکھ دو۔ نوکر رکھنے کے لئے مستعد ہو اور ہم نے اسے کہہ دیا کہ رکھ دو لیکن اگر اسے یہ پتہ نہیں کہ کہاں کہاں رکھنا ہے تو وہ میز کی جگہ کرسی اور کرسی کی جگہ میز رکھ دے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہو سکتا ہے جسے نیکیوں کے کرنے اور بدیوں سے بچنے کے مواقع کا علم نہ ہو۔ پس مواقع کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ معلوم ہو کہ کون سی بدیاں میرے اندر ہیں جنہیں میں نے دور کرنا ہے جب تک اس بات کا علم نہ ہو وہ اپنا علاج کس طرح کرا سکتا ہے پس روحانی علاج کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ میرے اندر کیا کیا بدیاں ہیں اور کون کون سی نیکی کی کمی ہے تاکہ بدیوں سے بچوں اور نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ایک شخص کے قلب میں زنگ اور تاریکی اور رکاوٹ نہیں ہے تو اوپر کی باتیں معلوم ہونے پر وہ نیک ہو جائے گا۔ جب تک اپنی کمزوریوں کا علم نہ ہو کوئی انسان علاج نہیں کر سکتا اور اگر معلوم ہو جائیں تو نہایت آسانی سے علاج کر سکتا ہے۔

انقلاب حقیقی

انقلاب حقیقی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الثانی' اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

ان پانچوں تحریکوں کی کامیابی کی وجہ یہی تھی کہ ان کے ساتھ ایک پیغام تھا۔ وہ صرف تلوار سے ملک کو فتح نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس ملک کے ذہنوں کو بھی اپنا غلام بناتے تھے اس لئے جب ان کی حکومت تباہ بھی ہو جاتی تو ان کا فلسفہ تباہ نہ ہوتا اور وہی غلام اس فلسفہ کو لے کر دنیا میں حکومت کرنے لگ جاتے تھے اور اس طرح ایک ذہنی اور علمی تناسل کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ان تحریکوں کے بانی سنت الٰہی کے ماتحت کچھ عرصہ تک حکومت کر کے مٹ گئے۔ مگر ان کی تحریکیں دیر تک قائم رہیں اور آج تک بھی ان میں سے کئی کا وجود مختلف صورتوں میں پایا جاتا ہے چنانچہ ہندوستان میں اب تک آرین تہذیب کا یہ اثر موجود ہے کہ برہمن اور کھتری شودر کو اپنے پاس تک پھٹکنے نہیں دیتے۔ کچھ عرصہ ہوا مدراس کا ایک واقعہ بعض اخبارات نے بیان کیا تھا جو یہ ہے کہ ایک برہمن کے بیٹے نے کسی چمارن سے شادی کر لی۔ ماں باپ نے اس کا گھر الگ کر دیا اور وہ علیحدہ اس چمارن کے ساتھ رہنے لگ گیا۔ ایک دن ماں باپ نے کہا کہ اپنے بیٹے کا ایمان دیکھنا چاہیے۔ کہ کہیں چمارن سے شادی کر کے اس کا دھرم تو نہیں جاتا رہا۔ چنانچہ انہوں نے اسے ایک دن گھر میں بلا کر خوب اچار کھلایا اور پانی کے جس قدر گھڑے تھے وہ یا توڑ پھوڑ دیئے یا کہیں چھپا کر رکھ دئے۔ جب اس نے خوب اچار کھا لیا تو اسے پیاس لگی مگر اس نے ادھر ادھر دیکھا تو پانی موجود نہیں تھا اس لئے وہ پانی نہ پی سکا اور اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ اس کا گھر ماں باپ کے گھر سے کوئی میل بھر دور تھا۔ وہاں دوڑا دوڑا پہنچا اور بیوی سے کہنے لگا۔ مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ پانی ہے تو پلاؤ۔ وہ کہنے لگی۔ پانی تو ہے مگر برتن میرا ہے۔ اگر کہو تو اپنے برتن میں پانی پلا دوں۔ وہ کہنے لگا یہ تو دھرم کے خلاف ہے آخر جب پیاس سے اس کا بہت ہی برا حال ہوا اور اس نے سمجھا کہ اب میں مرا جاتا ہوں تو بیوی سے کہنے لگا اپنے منہ میں پانی ڈال کر میرے منہ میں ڈال دے۔ چنانچہ اس نے اپنے منہ میں پانی لیا اور اس کے منہ میں کلی کر دی۔ ماں باپ جو کہیں چھپ کر یہ تمام نظارہ دیکھ رہے تھے دوڑے ہوئے آئے اور اپنے بچہ سے یہ کہتے ہوئے چمٹ گئے کہ شکر ہے۔ پرمیشر کی دیا سے ہمارے بچہ کا دھرم بھرشٹ نہیں ہوا۔

یہ قصہ اس گہرے نسلی تعصب کا ایک مضحکہ خیز ظہور ہے جو آرین تہذیب کی خصوصیات سے ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج تک اس تہذیب کے گہرے اثرات کروڑوں آدمیوں کے دلوں پر منقش ہیں۔ جس کی وجہ سے برہمن شودر کا جھگڑا اب تک ہندوستان میں چلا جاتا ہے۔ یہ تہذیبی فلسفے بعض دفعہ مخلوط بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ان میں اور نئی چیزیں آملتی ہیں مگر اصلی فلسفہ کا نشان موجود رہتا ہے مٹتا نہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں ہندوستان میں اس قسم کا ایک تغیر رونما ہو رہا ہے۔ انگریزوں کی لمبی حکومت نے اور مغربی اقوام کی ترقی نے ہندوستان میں مغربیت کا پودا پیدا کر دیا ہے۔ جو روز بروز جڑ پکڑتا جاتا ہے اور اس کی شاخیں چاروں طرف پھیلتی جاتی ہیں خصوصاً تعلیم یافتہ لوگوں میں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی مغربیت ہے۔ وہ مغربیت کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہیں اور اسی کی عینک سے ہر شے کو دیکھتے ہیں۔ آزادی کی تہذیب نے اس تہذیب کو ایک دھکا لگایا ہے مگر اسی طرح جس طرح قدیم زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ یعنی سطحی تغیرات کے ساتھ مغربی فلسفہ کو اپنا لیا گیا ہے۔ اگر آج انگریزی حکومت ہندوستان سے جاتی رہے تو

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

حافظ مظفر احمد صاحب حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے متعلق مزید لکھتے ہیں۔

ہجرتوں کی اس دوہری قربانی کے علاوہ حضرت ابو عبیدہؓ کی جس خوبی نے آپ کو صحابہؓ میں ممتاز کیا وہ یہ تھی کہ آپ ارشاد ربانی والذین ہم لاماناتہم وعہدھم راعون کے حقیقی مصداق تھے اور اپنے تمام حقوق اور امانتیں کمال توجہ اور اہتمام سے ادا کرنے والے تھے۔ اور حق یہ ہے کہ ایک مومن کامل کا یہی بلند و بالا مقام ہے۔ چنانچہ بظاہر نحیف و ناتواں ابو عبیدہؓ اصحاب رسول ﷺ میں القوی الامین کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ اور آپ کے حق میں یہ آپ کے عہد کی شہادت تھی کہ آپ اپنی تمام امانتوں کے حق ادا کرنے میں خوب قادر تھے۔

خلق خدا کی اس گواہی پر رسول خدا ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اس وقت مہر تصدیق ثبت فرمائی جب ۹۔ ہجری میں نجران کی عیسائی ریاست سے ایک وفد مدینہ آیا اور سالانہ خراج کی ادائیگی پر آپ سے مصالحت کی۔ اس موقعہ پر سردار وفد نے رسول کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ خراج کی وصولی کے لئے ایک ایسا شخص بھجوائیں جو مکمل امانت دار اور امانتوں کا حق خوب ادا کرنے والا ہو آپ نے فرمایا۔ ہاں! فکر نہ کرو۔ میں ضرور تمہارے ساتھ ایک نہایت امین شخص روانہ کروں گا۔ اس وقت مجلس نبوی میں ایک عجب عالم تھا جب صحابہ رسول کریم ﷺ سر اٹھا اٹھا کر وفور شوق سے یہ معلوم کرنا چاہ رہے تھے۔ کہ دیکھیں اب یہ سعادت کس خوش بخت کے حصہ میں آتی ہے۔ کہ معاً انتظار کے لمحے ختم ہوئے اور رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ "ابو عبیدہ کھڑے ہوں۔" اور جب وہ اپنی نشست سے اٹھے تو آقا و مولا کی زبان حق بیان سے ابو عبیدہؓ کو ایک دائمی اور تاریخی سند عطا ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ ہے اس امت کا امین" اور پھر صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اے میری امت کے لوگو! ہمارا امین ابو عبیدہ بن الجراحؓ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امین الامت کا خطاب ابو عبیدہؓ کے لئے عظیم الشا[illegible]۔ جس میں دراصل ان کے پاکیزہ کردار کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ اخلاق فاضلہ کے لحاظ سے نبی اکرم ﷺ کی ایک اور شہادت آپ کے حق میں یہ ہے کہ میں اپنے صحابہ میں سے ہر ایک کے کسی خلق پر گرفت کر سکتا ہوں سوائے ابو عبیدہؓ کے جو بہت عمدہ اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں۔

امین الامت کا بلند پایہ خطاب پانے والے اس عظیم انسان کی سیرت و سوانح پر بہت لوگوں نے خامہ فرسائی کی ہے۔ راقم الحروف نے امین الامت کی سیرت کا مطالعہ ادائیگی امانات کے اہم پہلو سے کیا۔ تو اس جوان رعناء کی سیرت ایک نئے حسین روپ میں جلوہ گر ہوئی۔ اگرچہ ابو عبیدہؓ بہت بھاری اموال کے بھی امین بنائے جاتے رہے۔ اور قومی امارت کی امانت بھی آپ کو سونپی گئی اور ان کے حق بھی آپ نے خوب ادا کئے۔ مگر آئندہ صفحات میں جملہ شعبہ ہائے زندگی میں ادائیگی حقوق و امانات کے وسیع تناظر میں سیرت ابو عبیدہؓ کا تذکرہ ہو گا۔

غزوہ بدر میں ایک سپاہی کی حیثیت سے آپ کی امانت کا امتحان یوں ہوا کہ مدمقابل لشکر کفار میں آپ کے بوڑھے والد عامر بھی برسرپیکار تھے۔ ابو عبیدہؓ ایک بہادر شجاعت سپاہی کی طرح داد شجاعت دیتے ہوئے میدان کارزار میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تو والد سے سامنا ہو گیا۔ جو کئی بار تاک کر آپ کو نشانہ بنانے کی کوشش کر چکا تھا۔ ذرا سوچئے تو وہ کتنا کٹھن اور جذباتی مرحلہ ہو گا کہ ایک طرف باپ ہے اور دوسری طرف خدا اور اس کا رسول ہیں۔ جن کے خلاف باپ تلوار سونت کر نکلا ہے۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ ابو عبیدہؓ جیسے قوی اور امین کو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کہ خدا کی خاطر سونتی ہوئی شمشیر برہنہ نہیں رکے گی۔ جب تک دشمنان رسول کا قلع قمع نہ کر لے۔ خواہ وہ باپ ہی کیوں نہ ہو اور اگلے لمحے میدان بدر میں ابو عبیدہؓ کا مشرک والد عامر اپنے موحد بیٹے کے ہاتھوں ڈھیر ہو چکا تھا۔ آفرین تجھ پر اے امین الامت آفرین! تو نے کیسی شان سے حق امانت ادا کیا کہ باپ کا مقدس رشتہ بھی اس میں حائل نہ ہو سکا اس تاریخی موقعہ پر وہ آیت اتری جس میں اللہ تعالیٰ ایسے کامل الایمان مومنوں کی تعریف کرتا ہے جو اس کی خاطر اپنی رشتہ داریاں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو کوئی ایسی قوم نہ پائے گا۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر بھی ایمان لاتی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کرنے والے سے بھی محبت رکھتی ہو۔ خواہ ایسے لوگ ان کے باپ یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا ان کے خاندان میں سے ہوں۔ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا۔ وہ اللہ سے راضی ہو گئے وہ اللہ کا گروہ ہے اور سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔

بدر کے بعد احد کا معرکہ پیش آیا اور جبل احد نے بھی حضرت ابو عبیدہؓ کے قوی اور امین ہونے کی گواہی دی۔ جب اس امانت رسالت کی حفاظت کا سوال آیا جو رسول خدا ﷺ کی ذات میں ان کے اندر موجود تھی ابو عبیدہؓ احد میں نہ صرف ثابت قدم رہے بلکہ کمال مردانگی اور فدائیت کا نمونہ دکھایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ بیان فرماتے ہیں کہ احد میں سنگ باری کے نتیجہ میں آنحضور ﷺ کے خود کی دونوں کڑیاں ٹوٹ کر جب آپ کے رخساروں میں دھنس گئیں تو میں رسول کریم ﷺ کی مدد کے لئے آپ کی طرف لپکا۔ میں نے دیکھا کہ سامنے کی طرف سے بھی ایک شخص دوڑا چلا آ رہا ہے۔ میں نے دل میں دعا کی کہ خدا کرے اس نازک وقت میں یہ شخص میری مدد اور نصرت کا موجب ہو آگے جا کر دیکھا تو وہ ابو عبیدہؓ تھے۔ جو مجھ سے پہلے حضورؐ تک پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے صورت حال کا جائزہ لے کر کمال فدائیت کے جذبہ سے مجھے خدا کا واسطہ دے کر کہا کہ حضور کے رخساروں سے یہ

باقی صفحہ ۵ پر

بقیہ صفحہ ۳

بھی انگریزی حکومت کا طریق نہیں مٹ سکتا۔ وہی کونسلیں ہوں گی۔ وہی پارلیمنٹیں ہوں گی۔ وہی دستور ہو گا۔ اور کونسلوں کے سپیکروں کے سامنے جب بھی کوئی مشکل سوال آئے گا وہ یہی کہیں گے کہ میں کل تک غور کر کے جواب دوں گا۔ اور غور سے مراد ان کی یہ ہو گی کہ مغربی پارلیمنٹوں کے دستور کو دیکھ کر نتیجہ نکالوں گا۔ کہ مجھے اس موقعہ پر کیا فیصلہ کرنا چاہیے گویا یہ تغیر جو ہندوستان میں پیدا ہو گا ویسا ہی ہو گا جیسا کہ انگلستان میں مسٹر بالڈون کی جگہ مسٹر چیمبرلین نے لے لی ہے۔ یا آئندہ ان کی جگہ شاید میجر ایٹلی لے لیں۔ ورنہ اگر کوئی نئی تہذیب اس عرصہ میں رونما نہ ہوئی تو مغربیت ہی یہاں حکومت کر رہی ہو گی۔ گو اس کی شکل کس قدر بدل گئی ہو۔ گاندھی جی جو ایک فلسفہ کے موجد کہے جاتے ہیں وہ بھی باوجود زبانی مغربیت کے اثر کو رد کرنے کے اسی فلسفہ کے تابع چل رہے ہیں۔ جب بھی وہ کوئی نئی بات سوچتے ہیں وہ اسی مغربی تہذیب کے تابع ہوتی ہے۔ اور چونکہ مغربی تہذیب کی بنیاد مادیت پر ہے۔ جس کا یہ اصول ہے کہ منہ سے کچھ اور کہو اور عمل کچھ اور رکھو۔ اس لئے گاندھی جی کے پیرو بھی منہ سے تو امن امن کہتے ہیں مگر اندر سے لڑائی کی تیاریاں جاری رکھتے ہیں اتباع منہ سے شور مچاتے ہیں کہ آہنسا قائم کرو۔ آہنسا قائم کرو۔ مگر عملاً ہر انقلاب کے موقعہ پر بیسیوں مسلمانوں کو ذبح کرا دیتے ہیں کیونکہ یہ اصول صرف کہنے کے لئے ہیں۔ عمل کرنے کے لئے نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب مادیت کے اثر کے نتیجے میں انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ اگلا جہان کوئی نہیں تو پھر اسے اس شخص کو تباہ کرنے سے کون سی چیز روک سکتی ہے۔ جسے وہ اپنا دشمن سمجھ بیٹھتا ہے۔ وہ تو ہر رنگ میں اپنے مدمقابل کو زک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کانگریسی گو منہ سے یہ کہتے جائیں کہ ہم گاندھی فلسفہ کے پیرو ہیں مگر حقیقتہً "ان کا عمل مغربی فلسفہ پر ہی ہے۔ اور جب تک مادیت کا اثر ان کے دلوں پر سے دور نہ ہو گا وہ یورپ کے واقعات کو ہندوستان کی سٹیج پر تمثیلی رنگ میں دکھاتے رہیں گے۔

غرض ان پانچوں تحریکوں کی کامیابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ ان کے پیچھے ایک فلسفہ تھا۔ ان کے بانی لوگوں کے ملک پر ہی قبضہ نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے دل و دماغ کو بھی غلام بنا لیتے تھے جو غلامی کہ جسمانی غلامی کے دور ہو جانے کے بعد بھی بعض دفعہ سینکڑوں ہزاروں سال تک جاری رہتی تھی۔ مذہبی دنیا میں بھی یہی قانون جاری ہے اس میں بھی حقیقی کامیابی انقلاب کے ذریعہ سے اور انقلاب ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر انقلاب نہ ہو تو مذہب کبھی کامیاب نہ ہو۔ کیونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے اور قانون قدرت خدا کا فعل ہے اس کو نظر انداز کر کے کامیابی نہیں ہو سکتی۔

انقلاب کے معنی ہیں کسی چیز کا کلیتہً "بدل جانا۔ اب اگر تم ایک پرانی عمارت کی جگہ پر نئی عمارت بنانا چاہو جس کا نقشہ بالکل نیا ہو تو لازماً تمہیں پہلی عمارت کو گرا دینا پڑے گا۔ اور کوئی بے وقوف ہی ہو گا۔ جو نئی عمارت بنانا چاہے مگر پرانی عمارت کو توڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان اللہ امجد

بچوں کا عالمی دن اور ان کے مسائل

گذشتہ دنوں بچوں کے عالمی دن کے حوالے سے آپ کا ایک اداریہ نظر سے گزرا۔ جس میں آپ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ گھر کے اندر اور باہر بھی بچوں کا بے حد خیال رکھنا چاہئے۔

خاکسار نے بچوں کے موجودہ مسائل اور اس سلسلے میں دینی احکام اور اقوام متحدہ کے ادارہ کا تعارف اس مضمون میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

امید ہے آپ خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

امان اللہ امجد

دارالصدر شمالی۔ ربوہ

۲۰/ نومبر کی صبح دارالضیافت ربوہ میں ایک عجیب چہل پہل اور رونق نظر آ رہی تھی ہر طرف چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کھڑے تھے۔ یہ پیارے پیارے بچے واقفین نو تھے جو اپنے والدین کے ساتھ ضلع سیالکوٹ سے ربوہ کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کے دمکتے ہوئے چہرے ان کے روشن مستقبل کے آئینہ دار تھے۔

جس دن یہ بچے ربوہ کی سیر کر رہے تھے اس دن پوری دنیا میں بچوں کا عالمی دن منایا جا رہا تھا۔ ہر سال ۲۰/ نومبر کو یہ دن بڑے ذوق و شوق سے منایا جاتا ہے۔ بے شمار مذاکرے اور سیمنار ہوتے ہیں جن میں بچوں کے حقوق اور ان کے مسائل کے حل لئے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

آج سے چودہ سو سال قبل وادی عرب میں دیگر انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ بچوں کے حقوق بھی بری طرح پامال کیے جا رہے تھے۔ بچیوں کو پیدائش کے فوراً بعد زندہ در گور کر دیا جاتا۔ اور بچوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح منڈیوں میں فروخت کر کے ہمیشہ کے لئے غلام بنا دیا جاتا۔ ان کے مالک جس طرح چاہتے ان سے سلوک کرتے۔ آخر کار آنحضرت ﷺ محسن انسانیت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے اور نہ صرف ان معصوم بچوں پر ظلم و ستم سے منع فرمایا بلکہ انہیں معاشرے میں بہتر حقوق عطا فرمائے۔ آپ نے جہاں اولاد کو ماں باپ کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی وہاں والدین کو بھی حکم دیا کہ اپنے بچوں کا واجبی اکرام کریں چنانچہ حضرت انس ؓ بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ یہ وہ حکم ہے جو کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ کیونکہ بچوں میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کا واجبی اکرام کیا جائے تاکہ ان کے اندر عزت نفس اور وقار کا جذبہ پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں ہر بچہ جو آنکھ کھولتا ہے اس بات سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ دولت کی جھنکار میں جنم لے رہا ہے یا غربت اس کا مقدر ہے۔ اسے اس دنیا میں صاف ستھرا ماحول، بہتر خوراک، خوبصورت گھر، اعلیٰ تعلیم اور صحت کی سہولیات میسر ہوں گی یا نہیں۔ تمام والدین کی بڑی شدت سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ بہتر ماحول میں پروان چڑھ کر ملک و قوم کی خدمت کرے اور ان کا نام روشن کرے۔ لیکن والدین کی ایک کثیر تعداد غربت کے باعث ان خوابوں کی تعبیر نہیں دیکھ سکتی۔ اور اس طرح کروڑوں بچے کچے گھروں جھونپڑیوں اور گندے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں۔

اسی طرح مختلف ممالک میں بچوں کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے۔ غریب اور ناخواندہ والدین کے بچے علاج معالجہ کی سہولت میسر نہ ہونے کے باعث بچپن میں ہی بعض بیماریوں کے ہاتھوں جان دے دیتے ہیں۔ بعض عمر بھر کے لئے معذور ہو جاتے ہیں اور اس طرح والدین پر مالی بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایسے گھرانوں کے بے شمار بچے کھیتوں، اینٹوں کے بھٹوں، کارخانوں، ورکشاپوں اور ہوٹلوں میں کم اجرت پر چودہ چودہ گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ایسے بچوں کی تعداد ۸۰ لاکھ کے قریب ہے۔ جو محنت مزدوری کر کے اپنے والدین کی مالی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ وہ معصوم ہاتھ جن میں کتابیں ہونی چاہئیں، اوزار ہوتے ہیں۔ جن ہاتھوں میں کھلونے ہونے چاہئیں وہ ہاتھ برتن مانجھنے پر مجبور ہیں۔ معاشرے میں انہیں "چھوٹا" کہہ کر بلایا جاتا ہے۔ بات بات پر انہیں "استاد" کی ناراضگی کا خوف رہتا ہے۔ معمولی باتوں پر انہیں مارا پیٹا جاتا اور جسمانی اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں۔ جبری مشقت کے خلاف قوانین بھی موجود ہیں جن پر سختی سے عملدر آمد کی ضرورت ہے۔ بعض بچے ان حالات میں گھر سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور غلط ہاتھوں میں پہنچ کر پورے معاشرے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ بعض بھیک مانگ کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اس دنیا میں ایک طبقہ خانہ بدوشوں کا بھی ہے جن کے بچے ساری زندگی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں گزار دیتے ہیں۔ وہ مذہب اور زندگی سے لاعلم ہوتے ہیں۔ ان کا سفر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاری رہتا ہے۔ اور ان کی ساری عمر کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں سے کاغذ کے ٹکڑے اور پلاسٹک کے لفافے چنتے چنتے گزر جاتی ہے۔

کشمیر، صومالیہ، بوسنیا اور فلسطین کے معصوم بچے نہ صرف یتیمی کے دکھوں میں مبتلا ہیں بلکہ انہیں قحط سالی اور معذوری جیسے مسائل کا بھی سامنا ہے۔

بچوں کے ان مسائل اور مشکلات کے حل کے لئے اقوام متحدہ نے یونیسیف کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا جو بچوں کے حقوق کا علمبردار ہے۔ اس کے منشور میں دنیا کو بچوں کے مسائل سے آگاہ کرنا اور انہیں اچھا ماحول، خوراک اور تعلیم کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے منصوبے بنانا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی بیماریوں کالی کھانسی، تشنج، خناق، پولیو، خسرہ اور ٹی بی سے بچانے کے لئے بھی یہ ادارہ کوششیں کر رہا ہے۔ ان کے اندازے کے مطابق بیسویں صدی کے اختتام تک ۸۰ فیصد بچے ان بیماریوں کے حفاظتی ٹیکوں سے مستفید ہونے لگیں گے۔ دنیا کے ۱۷۰ ممالک میں یہ ادارہ کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حکومتوں کے ساتھ مل کر بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے پروگرام تیار کیے جاتے ہیں اور پھر ان منصوبوں کے لئے فنڈ زدیے جاتے ہیں۔

بچوں کا عالمی دن ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ بچوں کو دیگر سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ ان کی بہتر رنگ میں تربیت بھی کی جائے تاکہ مستقبل میں وہ احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بچوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اکثر والدین بظاہر بچوں کی صحت اور خوراک کا بے حد خیال رکھتے ہیں لیکن تربیت کے معاملے میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ زندہ قوموں کی ترقی کا یہی راز ہے کہ ان کے افراد اپنی اولاد کو اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر جاتے ہیں۔ تربیت کے سلسلے میں سب سے اہم چیز دعا ہے جو بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:

"اولاد کی خواہش تو لوگ بہت کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مد نظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی (عبادت) ایسی نہیں ہے۔ جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا"

ہر سال ۲۰/ نومبر کا دن آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ بچوں کے حقوق پر بے شمار تقاریر ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ عملی کام کیا جائے۔ تمام دنیا کے بچوں کو ان کے بنیادی حقوق کی ضرورت ہے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۲۰/ نومبر ۱۹۵۴ء کو اتفاق رائے سے منظور کیا تھا۔ اس دن یہ عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر معاشرے کے بے سہارا، یتیم اور غریب بچوں کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ ان کے دکھ درد میں شریک ان کے حقوق ادا کریں گے اور بہتر رنگ میں ان کی تربیت کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

لوہے کی شکستہ کڑیاں مجھے نکالنے دیں۔ پھر انہوں نے پہلے ایک کڑی کو دانتوں سے پکڑا اور پوری قوت سے کھینچا تو باہر نکل آئی۔ مگر ابو عبیدہ ؓ خود پیٹھ کے بل جا گرے اور ساتھ ہی آپ کا اگلا دانت بھی باہر آ رہا۔ پھر انہوں دوسرے رخسار سے کڑی اسی طرح پوری ہمت سے کھینچی تو اس کے نکلنے کے ساتھ آپ کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اور آپ دوبارہ گرے۔ مگر آنحضرت ﷺ کو ایک سخت اذیت سے نجات دینے میں کامیاب ہوئے اور آپ کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں ہونے دیا۔

احد کے بعد جملہ غزوات خندق، بنو قریظہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، اور طائف وغیرہ کے معرکوں میں بھی حضرت ابو عبیدہ ؓ ایک مجاہد سپاہی کے طور پر خدمات بجالاتے ہوئے پیش پیش رہے۔ امیر لشکر کی حیثیت سے بھی حضرت ابو عبیدہ نے اپنی امانتوں کا حق خوب ادا کیا۔ ۶۔ ہجری میں آپ قبیلہ ثعلبہ و انمار کی سرکوبی پر مامور کئے گئے اور کامیاب و کامران واپس لوٹے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی۔حالات۔واقعات۔شخصیات

نون سین

افغانستان / صدر اور وزیر اعظم کی کشمکش

افغانستان میں پروفیسر برہان الدین صدر ہیں اور گلبدین حکمت یار وزیر اعظم لیکن کابل سے کچھ فاصلے پر ان دونوں کے دھڑے آپس میں برسرپیکار رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے جھگڑے کی وجہ سے وہاں انتخابات نہیں کروائے جاسکتے۔ کابل سے ساٹھ کلومیٹر شمال مشرق کی طرف تاجک علاقہ ہے جس کے کنٹرول کے لئے یہ دونوں آپس میں لڑتے ہیں۔ گلبدین حکمت یار نے گذشتہ روز کہا کہ اگر صدر برہان الدین اپنا عہدہ چھوڑدیں تو وہ بھی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ وہاں پر انتخابات کروائے جاسکیں۔انہوں نے کہا کہ انتخابات کی سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ صدر برہان الدین بھی اپنا عہدہ چھوڑیں اور اس کے نتیجہ میں حکمت یار بھی عہدہ چھوڑیں گذشتہ مہینے جوان دونوں دھڑوں کی لڑائی ہوئی ہے اس میں کہا جاتا ہے کہ دوسو کے قریب افراد یا مارے گئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں جب گلبدین حکمت یار سے پوچھا گیا کہ وہ جنگ بندی کے لئے تیار ہیں یا نہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر حکومت یعنی صدر پروفیسر برہان الدین تیار ہوں تو وہ بھی تیار ہیں۔ شائد یہ بات عام لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب سے گلبدین حکمت یار وزیر اعظم بنے ہیں اور یہ گذشتہ جولائی کی بات ہے وہ ابھی تک عدم تحفظ کی بناء پر کابل میں داخل نہیں ہوئے۔اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ افغانستان کی حکومت کی کیا پوزیشن ہے۔ ایک شخص وزیر اعظم بھی ہے اور صدر سے اختلافات کی وجہ سے وہ دارالحکومت میں جانا اپنے لئے خطرناک سمجھتا ہے اور دارالحکومت سے باہر کسی ایک علاقے کے لئے اس کے حامی اور صدر برہان الدین کے حامی آپس میں برسرپیکار رہتے ہیں۔ بعض چشم دید گواہوں نے بتایا ہے کہ گلبدین حکمت یار کا دھڑا زیادہ مضبوط ہے اور انہوں نے اپنے آپ کو کافی علاقے کا مالک بنالیا ہے۔ حکمت یار نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ اگر کابل میں امن کی خواہش ہے تو وہاں سے مجاہدین کے تمام دھڑوں کو نکل جانا چاہئے۔ کیونکہ اس کے بغیر لڑائی ختم نہیں ہوسکتی۔

پریسلر ترمیم

پریسلر ترمیم کی وجہ سے پاکستان کو ہر طرح کی امریکی امداد بند ہے۔ پریسلر ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ جب تک صدر امریکہ یہ سرٹیفکیٹ نہ دیں کہ پاکستان نیوکلیر اسلحہ نہیں بنارہا اس وقت تک پاکستان کو کوئی امداد نہ دی جائے۔ پاکستان کو اس قانون کی وجہ سے خاصی مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اب حالات کچھ بدلتے نظر آرہے ہیں اور اس بات کا امکان پیدا ہورہا ہے کہ پریسلر ترمیم کو منسوخ کردیا جائے۔ جس کے بعد پاکستان کو امریکہ کی ہر طرح کی مدد مل سکے گی۔ گذشتہ جمعہ کے روز واشنگٹن میں ہندوستان نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ امریکہ پریسلر ترمیم کے ختم کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ صدر کلنٹن کی انتظامیہ سے ہندوستان نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستانی سفیر نے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر سے ملاقات کے دوران اپنے جذبات کا اظہار کیا ذرائع کا کہنا ہے کہ سفیر موصوف نے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر سے اپیل کی کہ پاکستان کو مسلسل امریکی امداد نہیں ملنا چاہئے کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان نے نیوکلیر پروگرام کے متعلق اپنی پالیسی میں کوئی واضح تبدیلی پیدا نہیں کی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض اخبارات کو بتایا کہ کشمیر اور جوہری اسلحہ کا عدم پھیلاؤ یہ دو باتیں ہیں جن کے متعلق گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے نے اپنا نام تو نہیں بتایا لیکن کہا جاتا ہے کہ کرسٹوفر نے ہندوستانی حکومت کو اس بات پر مبارک باد دی کہ وہ پاکستان کے ساتھ کشمیر کے مسئلے پر گفتگو کرنے پر آمادہ ہوگئی ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ پریسلر ترمیم بھی اس گفت و شنید کا حصہ تھی۔

امریکی سفیر

امریکہ کی حکومت جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہونے والی گفتگو (پاکستان اور ہندوستان) کو خوش آمدید کہتی ہے اور امید کرتی ہے کہ دونوں کے درمیان کشمکش میں کمی واقع ہوگی۔

مسٹر مونجو عالمی تعلقات کے فورم پر پنجاب کلب میں تقریر کررہے تھے انہوں نے پاکستان امریکہ کے تعلقات' آزاد اور منصفانہ انتخابات اور نہایت تسلی بخش پاکستان میں انتقال اقتدار' جوہری توانائی' پریسلر امنڈمنٹ اور پاکستان کے لئے امداد کے علاوہ جنوبی ایشیا کی اہمیت خاص طور پر پاکستان افغانستان کے لئے اور سرد جنگ کے خاتمے میں پاکستان کے کردار جیسے امور پر کھل کر بات کی۔

مسٹر مونجو نے کہا کہ سیاچین گلیشیر پر دونوں طرف مشکلات ہیں۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ دونوں ہمسایہ ملکوں کے درمیان اس سلسلے میں گفتگو تناؤ کو کم کرنے کا باعث ہوگی پاکستان میں حالیہ انتخابات کی انہوں نے تعریف کی اور کہا کہ امریکہ اور بہت سے دیگر ممالک نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ نہایت اچھے طریق پر انتقال اقتدار ہوا ہے۔ جس کا ایک باعث آزاد اور منصفانہ انتخابات ہیں۔ مسٹر مونجو نے کہا کہ حالیہ انتخابات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہاں سیاسی طور پر دو پارٹیوں کا مستقل قیام ہوگیا ہے۔ یعنی آئندہ زیادہ تر یہی دو پارٹیاں انتخابات میں نمایاں رہیں گی۔

مصری بنیاد پرست

مصر میں اسلامی بنیاد پرستوں اور حکومت کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے اسلامی بنیاد پرست حکومت کے افراد پر حملے کرتے ہیں اور اس کے علاوہ سیاحوں کو بھی آرام سے سیاحت نہیں کرنے دیتے بعض اوقات انہوں نے عیسائی گرجوں پر بھی حملے کئے ہیں اور عیسائیوں کو تہ تیغ کیا ہے۔ حکومت ان تمام کارروائیوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہے۔ اب حکومت نے دو اسلام پرستوں کو ہفتے کے روز اس لئے پھانسی دے دی کہ انہوں نے فوج کے ایک جرنیل کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور ایسا اس وقت کیا گیا جب اس سے دو دن قبل وزیر اعظم عاطف صدقی کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جن دو افراد کو پھانسی دی گئی ہے انہیں یکے بعد دیگرے تختہ دار کی طرف لے جایا گیا۔ حکومت نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرتے ہیں کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ اب تک گذشتہ چھ ماہ میں ایسے بیس افراد کو پھانسی دی جاچکی ہے۔ اس سے پہلے موجودہ زمانے کے مصر میں کبھی اتنے زیادہ لوگوں کو پھانسی نہیں دی گئی۔ جب وزیر اعظم پر چند روز پہلے حملہ کیا گیا تو اگرچہ وزیر اعظم خود تو بچ گئے۔ لیکن سکول کی ایک طالبہ ہلاک ہوگئی اور بیس دیگر افراد زخمی ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلامی بنیاد پرست بھی ہار ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے حملوں کے لئے بہترین طریق پر اپنے آپ کو سازوسامان سے لیس کیا ہوا ہے۔

برطانوی رکن پارلیمنٹ

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک رکن مسٹر سیف گاڈ نے گزشتہ سوموار کے روز کہا کہ کشمیر ایک عالمی مسئلہ ہے۔ جس سے آگ بھڑک سکتی ہے۔ اور جب تک پاکستان اور ہندوستان اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکے گا۔ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پر شک ہے کہ ہندوستان پاکستان کے ساتھ اس مسئلے پر گفت و شنید کرے۔ پارلیمنٹ کے یہ ممبر آل پارٹیز کشمیر کمیٹی کے ہاؤس آف کامنز کے چیئرمین بھی ہیں۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے کے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ ایام میں ہندوستان جب بھی اس قسم کی گفت و شنید کرتا رہا ہے اس کا مطلب صرف اور صرف یہ تھا کہ وہ کشمیر کے مسئلے سے عالمی توجہ کو ہٹا دے۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی سطح پر گفت و شنید یکم جنوری ۱۹۹۴ء کو اسلام آباد میں ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر کشمیر کے متعلق تمام مسائل میز پر رکھے جائیں گے اور ان کے متعلق کھل کر گفتگو ہوسکے گی۔ اگرچہ یہ بات جو ہندوستان نے ہمیشہ دوہرائی ہے کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ اس کے راستے میں گفت و شنید میں صحیح اقدام کرنے میں حائل ہے۔ مسٹر سیف گاڈ نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ ان کے تمام خدشات غلط ثابت ہوجائیں اور ہندوستان اور پاکستان کی یہ آپس کی گفتگو مفید ثابت ہو۔ اس بات کو انہوں نے دہرایا کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوجاتا ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات میں بہتری نہیں آسکتی۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ تین باتیں ایسی ہیں جو وہاں قیام امن کے سلسلے میں ضروری ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں مقبوضہ کشمیر میں ختم ہونی چاہئیں۔ دنیا بھر کی تمام تنظیمیں جو انسانی حقوق کی پاسداری کا لحاظ کرتی ہیں جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل انہیں اس بات کی اجازت ہونی چاہئے کہ وہ کشمیر جاکر حالات کا خود جائزہ لیں۔ اسی طرح ایشیاء واچ ریڈ کراس کو بھی مقبوضہ کشمیر میں داخلے کی اجازت ہونی چاہئے۔ تاکہ وہ معروضی طور پر حالات کو دیکھ سکیں۔ اور از خود نتیجہ اخذ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئیں- کہ حالات کیسے ہیں- انہوں نے کہاکہ کشمیر کا فیصلہ ایسا ہونا چاہئے جو سوا کروڑ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق ہو- انہیں اس بات کی اجازت ہونی چاہئے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ الحاق کریں پاکستان کے ساتھ الحاق کریں یا اپنی ایک آزاد حکومت تشکیل دے لیں- ۱۹۴۸ء سے لے کر اب تک دنیا آگے بڑھتی رہی ہے- خیالات میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں- اس لئے اس مسئلے کو بھی اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے- انہوں نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی قانونی حیثیت پر تو اعتراض نہیں کیا لیکن یہ کہاکہ گزشتہ ۴۷ سال سے ایسے ہی پڑی ہیں- ان پر کوئی عمل نہیں ہو سکا ہے- انہوں نے کہاکہ انہیں اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے کہ اقوام متحدہ ہندوستان پر اپنی ان قرار دادوں کو نہیں ٹھونسے گا- اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اقوام متحدہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہو گا تو وہ احمقوں کی جنت میں بس رہا ہے- انہوں نے اسی سلسلے میں بعض دیگر باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کیں-

تبدیلی فون نمبر

○ چوہدری مجید احمد بھٹہ خشت دار الرحمت وسطی پرانا 540 نیا 212440

چوہدری لیئق احمد عابد صاحب
پرانا 628 نیا 212428

ڈاکٹر عبد السلام صاحب دار النصر غربی
پرانا 319 نیا 212293

مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب (گھر)
پرانا 735 نیا 211482

مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب دار الصدر شمالی پرانا 611 نیا 211811

ڈاکٹر منیر احمد مبشر دار الرحمت غربی
پرانا 832 نیا 212241

احمد برادرز (PIA) گول بازار
(آفس) 212265 - 211065
مینیجنگ ڈائریکٹر (گھر) 211567
مینیجر (گھر) 211195

بقیہ صفحہ ۱

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہے- اس مرحلے پر کلام الٰہی کا وہ حصہ یاد آجاتا ہے جس میں کہا گیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگ بدر میں تو نے جو کنکریاں دشمن کی طرف پھینکی تھیں- وہ تو نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے علاوہ سب افسانے ہیں- ان کی کوئی اہمیت نہیں-

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح وشادی

○ مکرم قریشی شاہد جمیل صاحب (حال جرمنی) ابن مکرم قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ کا نکاح محترمہ روشن آرا صاحبہ بنت محترم مولانا صفی الرحمان صاحب خورشید (سنوری) مربی سلسلہ کے ساتھ مبلغ ۶۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۹۳-۱۱-۱۹ کو بیت المبارک میں پڑھایا- مورخہ ۹۳-۱۱-۲۱ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقع پر مکرم مولانا جمیل الرحمان صاحب رفیق وکیل التصنیف نے دعا کرائی-

○ مکرم قریشی زاہد احمد صاحب (حال کوئٹہ) ابن مکرم قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ کا نکاح بہمراہ محترمہ بشریٰ فائزہ صاحبہ بنت مکرم ممتاز علی صاحب سیالکوٹ مبلغ ۲۰۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۹۳-۱۱-۱۹ کو بیت المبارک میں پڑھا- عزیزہ بشریٰ فائزہ صاحبہ محترم مولانا تاج الدین صاحب (المعروف فاضل گر) سابق استاد جامعہ احمدیہ کی نواسی ہیں- مورخہ ۹۳-۱۱-۲۰ کو تقریب رخصتانہ عمل میں لائی گئی- اور مورخہ ۹۳-۱۱-۲۲ کو جامعہ احمدیہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا- جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین شامل ہوئے- مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کروائی-

احباب سے ان ہر دو رشتوں کے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

○ مکرم طارق جاوید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰- ستمبر ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "عثمان جاوید" نام عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم ایم- ایس جاوید صاحب آف بہاولپور کا پوتا اور مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم کا نواسا ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے-

درخواست دعا

○ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص کی دوسری آنکھ کا اپریشن کرسچن ہاسپٹل کنری میں عنقریب متوقع ہے- ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم موسیٰ خان صاحب نگران حلقہ و زعیم شہر سلطان کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے-

خواتین اساتذہ کی ضرورت

○ نصرت جہاں اکیڈمی (جونیئر سیکشن) کو یکم جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہونے والے سال کے لئے درج ذیل مضامین کے لئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے-

(۱) انگریزی- (۲) جغرافیہ-
(۳) تاریخ- (۴) سائنس

امیدواروں کا اپنے مضمون میں کم از کم II ڈویژن ہونا ضروری ہو گا- ایم- اے / ایم- ایس- سی پاس امیدوار درخواستیں بھجوا سکتے ہی- بی- اے / بی- ایس- سی امیدوار اگر ان کے بی- اے / بی- ایس- سی میں یہ مضامین ہوں تو درخواستیں بھجوانے کے اہل ہونگے- ہمارا سکول چونکہ انگلش میڈیم ہے اس لئے صرف ایسے امیدوار ہی درخواستیں بھجوائیں جو انگریزی زبان میں پڑھا سکتے ہوں- درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۴- دسمبر ۹۳ء ہے-

چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن
ربوہ ضلع جھنگ

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب چک نمبر 93/6R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر چند روز بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں-

ان کی عمر تقریباً ۹۵ سال تھی- اگلے روز ۹۳-۱۱-۲۴ عصر کے بعد جنازہ پڑھایا گیا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی- آپ مکرم محمود احمد صاحب دفتر وصیت شعبہ کمپیوٹر کے دادا جان تھے-

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے-

گمشدہ اشیاء

○ مورخہ یکم دسمبر ۹۳ء کو دفتر سے گھر براستہ ریلوے روڈ فیکٹری ایریا آتے ہوئے مکرم شیخ عبد المنان صاحب ۴/۴۱ فیکٹری ایریا ربوہ کی پنشن بک- کچھ نقدی اور ایک نظر کی عینک جو سرخ کور میں سفید رنگ کے چھوٹے تھیلا میں تھے سائیکل سے راستہ میں کہیں گر گئے ہیں- جس دوست کو یہ چیزیں ملی ہوں- تو فون نمبر 211144 پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں- یا دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں-

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام عبد الفاروق ناصر کی بجائے فاروق احمد ناصر رکھ لیا ہے- اس لئے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

فاروق احمد ناصر ولد عبد الغنی
مکان نمبر ۲۸/۱۶ محلہ دار النصر وسطی ربوہ

عشرہ وصولی

○ تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم تا ۱۰- دسمبر عشرہ وصولی منائیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع کریں-

جن مجالس نے فی الحال بجٹ نہیں بھجوائے وہ اس دوران بجٹ تیار کر کے مرکز ارسال کریں-

(مہتمم مال)

مثالی وقار عمل

○ مورخہ ۱۰- دسمبر بروز جمعۃ المبارک جملہ ناظمین اطفال مجالس مثالی وقار عمل منائیں جس میں درج ذیل امور کا خیال رکھیں-

۱- مجلس کے کم از کم ۷۵ فیصد اطفال وقار عمل میں شامل ہوں-
۲- وقت کم از کم دو گھنٹے ہو-
۳- وقار عمل میں رفاہ عامہ کے کاموں کی طرف توجہ دیں-

وقار عمل کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں-

سیکرٹری وقار عمل
(مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۔دسمبر۔ آج دھوپ نکلی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۱ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ منتخب حکومت نے عوام کو درپیش مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ یہ بات انہوں نے کرم ایجنسی کے دورے پر پاراچنار کے ہوائی اڈے پر کہی۔ انہوں نے بتایا کہ قبائلی علاقوں کو مواصلاتی رابطوں سے ملک کے دوسرے حصوں سے ملا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پی آئی اے کو پاراچنار کے لئے ہفتے میں دو پروازیں چلانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قبائلی علاقوں کی ہر شعبے میں ترقی چاہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف کو ایک بار پھر مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ میاں نواز شریف اس دعوت پر مثبت رد عمل کا اظہار کریں گے۔ کیونکہ ملک کو موجودہ بحران سے نکالنے کے لئے حکومت اور اپوزیشن کو اہم کردار ادا کرنا ہے۔ ورنہ عوام اس نظام سے مایوس ہو جائیں گے۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ارکان نے سپیکر قومی اسمبلی کے جانبدارانہ رویئے اور اپوزیشن کے دو نکاتی ایجنڈا کو ایوان میں زیر بحث نہ لائے جانے پر بدھ کے روز بھی اجلاس سے واک آؤٹ کر دیا۔ اس سے پہلے ایٹمی پروگرام پر بحث نہ ہونے پر اسمبلی میں سخت گرما گرمی ہوئی اور ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے سپیکر پر جانبداری کا الزام لگایا۔ سپیکر نے اس کے جواب میں کہا کہ مجھے ایٹمی پروگرام پر بحث کی اجازت دینے کا اختیار نہیں۔ حساس نوعیت کے معاملات پر فیصلہ صرف قائد ایوان کی خواہش پر ہی کیا جا سکتا ہے۔

○ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ سپیکر کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ وزیر اعظم سے ہمارے مطالبات کے لئے بات بھی نہیں کر سکتے نہ ہی اپنے طور پر کوئی ایجنڈا لا سکتے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہمارا دو نکاتی ایجنڈا بحث کے لئے ایوان میں لایا جائے۔

○ وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور مسٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام اگر پیپلز پارٹی نے رول بیک کیا تو مسلم لیگ نے انتخابی مہم میں اس کی نشاندھی کیوں نہ کی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر بے نظیر نے خود بات کی تھی۔ ورنہ میری زبان تو بند تھی بے نظیر نے جولائی ۱۹۹۰ء میں ایٹمی پروگرام منجمد کیا تھا جو ملکی مفاد میں نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات لمحہ فکریہ ہے کہ بے نظیر کے آتے ہی امداد کے دروازے کیوں کھول دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر منشیات کے سمگلروں کے خلاف کارروائی نہیں کریں گی کیونکہ وہ ان کی اپنی ہی پارٹی کے لوگ ہیں۔

○ وزیر اعظم نے منشیات کے بڑے بڑے سمگلروں کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ کسی قسم کا دباؤ قبول نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس کے اجلاس میں منشیات کی پیداوار اور سمگلنگ کے خلاف مربوط آپریشن کی منظوری دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم معائنہ کمیشن کے سربراہ مسٹر ایس کے محمود نے کہا ہے کہ ییلو کیب سکیم سے ۹۔ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موٹر وے پراجیکٹ سکیم میں مبینہ بدعنوانیوں کا پتہ چلانے کے لئے ۱۰۰ فائلیں قبضے میں لے لی گئی ہیں۔

○ جینیوا میں بوسنیا کے بارے میں امن بات چیت چوتھے دن بھی بغیر کسی پیش رفت کے جاری رہی۔ حریف گروپوں نے بوسنیا کی تقسیم کے بارے میں اپنے اپنے ترمیم شدہ نقشے پیش کئے دارالحکومت سراجیوو کی تقسیم کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ غیر جانبدار مبصرین سٹالٹن برگ اور لارڈ اوون نے تردید کی کہ مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں یا تعطل کا شکار ہیں۔

○ سراجیوو میں ایک ہسپتال پر گولہ باری کی گئی۔ جس سے تین نرسیں ہلاک اور ڈاکٹر زخمی ہو گئے۔ سربوں نے تردید کی ہے کہ یہ حملہ انہوں نے کیا ہے۔ فرانس کی ایک بٹالین نے تین ہزار گھرے ہوئے افراد کو خوراک پہنچائی۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی شاندار کارکردگی

○ خدا کے فضل سے امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے فیصل آباد بورڈ کے تحت ہونے والے مقابلہ جات میں شرکت کی اور مندرجہ ذیل نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔

۱۔ ٹیبل ٹینس (سنگل) زون، تحصیل و ڈسٹرکٹ مقابلوں میں سید عبدالسلام رضوان نے اول رہ کر وننگ ٹرافی حاصل کی۔

۲۔ ٹیبل ٹینس (ڈبل) میں زون، تحصیل و ڈسٹرکٹ مقابلوں میں سید عبدالسلام رضوان اور سلمان احمد نے وننگ ٹرافی حاصل کی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں انہی دو طلباء نے اکیڈمی میں بالترتیب اول اور دوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

۳۔ باسکٹ بال۔ زون و تحصیل مقابلوں میں نصرت جہاں اکیڈمی کی ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی۔

۴۔ بیڈ منٹن (سنگل) زون و تحصیل مقابلوں میں اعجاز احمد طاہر نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

۵۔ بیڈ منٹن (ڈبل) زون و تحصیل مقابلوں میں اعجاز احمد طاہر اور ریحان بشیر نے اول پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ آئندہ بھی ہمارے طلباء اعزازی کامیابی حاصل کرتے رہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پرنٹر لیف لائین
فون : ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۲۳۲۰۴
۷۲۳۱۶۸۱

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
۴ بجے تا ۸ بجے شام

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کر رہا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحت ہومیو) کمپنی ربوہ فون : ۷۷۱ ۶۰۶

خوشخبری
کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کرنے والے کراچی اور کراچی کے گردونواح میں رہنے والے احمدی نوجوانوں کیلئے سنہری موقع اور خصوصی رعائت صدر حلقہ یا امیر جماعت کے سفارشی خط کے ساتھ۔
ہمارے ہاں مندرجہ ذیل LANGUAGES میں تربیت دی جاتی ہے۔
● WORD STAR ● LOTUS ● D-BASE ● FOXPRO ● TURBO BASIC
● COBOL
اس کے علاوہ ● انگریزی زبان سکھانے کا معقول انتظام ہے ● فیس انتہائی مناسب اور احمدی نوجوانوں کو مزید رعائت
رابطہ :
SPARROW COMPUTER INSTITUTE
BUILDING NO-33-34 DOPATTA GALLI
CENTRAL COMMERCIAL AREA TARIQ ROAD P.E.C.H.S KARACHI
WASSAY AHMAD BAJWA - Phone : 4550178

پتہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش ۱۲ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ مال روڈ۔ لاہور فون : ۳۵۵۴۲۲ ۶۲۲۶۵۰۸